Popular Front of India

G-78,2nd Floor, Shaheen Bagh, Kalindikunj, Noida Road New Delhi- 110025

website: www.popularfrontindia.org email:popularfrontmail@gmail.com Tel: 011-29949902

پریس ریلیز

نئی دہلی

۱۱/مئی/۲۰۱۷

بلقیس بانو کیس کے خاطی عبرتناک سزا کے مستحق، پاپولرفرنٹ آف انڈیا۔

بلقیس بانو کیس سے متعلق ممبئی عدالتِ عُظمٰی کے فیصلے کے خیر مقدم کا بیان پاپولرفرنٹ آف انڈیا کے ہیڈکوارٹر سے جاری کیا گیا۔ یہ بیان نیشنل ایگزیکیٹیو کونسل کے اجلاس کے اختتام کے فوری بعد تنظیم کی جانب سے کیا گیا۔

تنظیم نے حاملہ بلقیس بانو کی اجتماعی آبروریزی اور اس کے خاندان کے چَودہ(۱۴) افراد کے بہیمانہ قتل میں ملوث گیارہ (۱۱) قرار یافتہ مجرمین کے خلاف ممبئی عدالتِ عُظمٰی کی جانب سے عمر قید کی سزا کو برقرار رکھنے کے فیصلے کو سراہا ہے۔ اس میں مثبت پہلو یہ ہے کہ گجرات کے ۲۰۰۲ کے فسادات میں نسل کشی اور قتل وغارت گری کے مجرمین میں ملوث پولس کے ان افسران کو جن کو ٹرائل عدالتوں نے بری کر دیا تھا ان مجرمین کو خاطی گردانتے ہوئے ان کی عمر قید کی سزا کو برقرار رکھنے کا یہ تاریخی فیصلہ ہے، ایسا تنظیم کا ماننا ہے۔

اس اجلاس میں سنجیدگی کے ساتھ اتفاق رائے سے اس امر پر زور دیا گیا کہ ایسے گھناؤنے جرم میں ملوث افراد پر سخت ترین کارروائیاں کی جائیں اور سخت ترین سزائیں دینے کی ضرورت ہے۔ تنظیم کا یہ خیال ہے کہ بلقیس بانو کیس میں عدالت کی یہ سزا ناکافی ہے، جیسے ۲۰۱۲ میں نربھیا اجتماعی عصمت دری کے جرم میں ملوث مجرمین کو عدالتِ عالیہ کی جانب سے سزائے موت دی گئی وہی فیصلہ بلقیس بانو اجتماعی عصمت دری معاملے میں ہونا چاہیے تاکہ عدلیہ کی روایات قائم رہے۔ اس سلسلے میں پاپولرفرنٹ حکومت کو عدالت عالیہ سے رجوع ہونے کی مانگ کرتا ہے، تاکہ اس معاملے میں ملوث مجرمین کو عبرتناک سزائیں دلوا سکے۔

جسٹس کرنن کے معاملے میں جو کہ عدالتِ عظمٰی کے سٹنگ جج ہیں، عدالت عالیہ کی جانب سے توہینِ عدالت کا مرتکب گردانتے ہوئے ۶ مہینے قید کی سزا سنائی گئی۔ جسٹس کرنن نے ان کے ساتھیوں کے ساتھ عدلیہ میں ہونے والی امتیازی زیادتیوں کے خلاف تنقید کی تھی۔ عدالتِ عالیہ اس میں تحمل سے کام لے سکتی تھی۔ اس کے علاوہ جسٹس کرنن کے بیانات کو شائع کرنے کے لیے میڈیا پر پابندی لگانا عدالتی سنسرشپ کے مترادف ہے۔ جسٹس کرنن کے خلاف یہ اقدام کسی بھی قسم کی تنقید کو خاموش کرنے کی ایک کوشش ہے۔ یہاں کچھ سوالات رونما ہوتے ہیں کہ، کیا عدالتِ عالیہ نے اس معاملے میں پارلمنٹ سے رجوع کیا تھا؟ کیا عدالتِ عالیہ اس معاملے کو جسٹس کرنن کے وظیفہ یاب ہونے تک التواء میں ڈال دینا چاہتی ہے؟ کیا قانونی دائرہ کار اور سماج کا ایک بڑا حصہ ججوں کے درمیان ہونے والی رشوت خوری، عدلیہ میں ہونے والا ذات پات کے امتیازی فرق سے متاثر نہیں ہو رہا ہے؟ جیسے جسٹس کرنن نے تنقید کی ہے۔

جمیعت علمائے ہند کے اقدامات کے تحت ایک وفد جس میں مسلم سماج کے مختلف فرقوں سے تعلق رکھنے والے رہنماؤں نے جن کو قبل از منعقدہ تین ملاقاتوں کے دوران متفقہ رائے سے منتخب کیا گیا تھا وزیراعظم سے ملاقات، جس میں بی۔ جے۔ پی۔ حکومت کی سرپرستی میں سنگھ پریوار کے غنڈوں کی جانب سے ملک کے مسلمانوں پر کیے جانے والے جان لیوا حملوں کی وجہ سے پیدا خوف اور عدم تحفظ کو دور کرنے کے لیے حکومت کی جانب سے کیے جانے والے اقدامات کو جاننے کا حق ہے اور وہ جاننا چاہتے ہیں۔ میڈیا اتنی اہم ملاقات پر یہ زور دے رہا ہے کہ یہ ملاقات وزیراعظم کی جانب سے طے نہیں تھی، بلکہ جمیعت کی جانب سے بار بار درخواست کیے جانے پر طے کی گئی تھی، پاپولرفرنٹ اس کی مذمت کرتا ہے۔

پاپولرفرنٹ کی نیشنل ایگزیکیٹیو کمیٹی کی جانب سے عوام سے اپیل کی جاتی ہے کہ تنظیم کی جانب سے ملک کی ہر ریاست میں ورکنگ فنڈ جمع کیا جا رہا ہے اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں اور تنظیم کی مدد کریں۔

محمد علی جناح

جنرل سکریٹری

پاپولرفرنٹ آف انڈیا